خوفناک سفر
نورین خان

خوفناک سفر

تحریر

نورین خان

خوفناک سفر

خوفناک سفر - ڈر خوف اور سسپنس پر مبنی کہانی

از قلم : نورین خان

شانی اور مانی دو دوست تھے شانی کو سرکاری محکمے سے تار آیا تھا کہ تمھاری نوکری پکی ہو چکی ہے ڈاک خانے میں لہذا ایک پرانا گاوں ہے وہاں جاکر ڈیوٹی کا چارج سنبھال لو اور خط میں ایڈریس لکھا ہے وہاں جلد از جلد پہنچو چنانچہ شام کا وقت تھا شانی گھر سے نکلا اور نزدیک ہوٹل سے چائے پی کر ٹیلی فون بوتھ پر گیا اور اپنے دوست مانی کا نمبر ڈائل کیا کہ کل صبح 4 بجے تیار رہے سفر پر نکلنا ہے

سخت سردیوں کے دن تھے شانی جلدی جلدی گھر پہنچا اور اپنا سوٹ کیس تیار کیا اور سو گیا صبح کے 4 بج چکے تھے شانی اٹھا وضو کیا نماز پڑھی اور

اسکے بعد کیچن میں چولہے پر چائے چڑھا دی اور اسی دوران دروازے پر دستک ہوئی دروازہ کھولا تو سامنے مانی کھڑا تھا

دونوں نے اکٹھے ناشتہ کیا اور فورا گھر سے نکلے ریل کا سفر تھا تقریبا آٹھ گھنٹے بعد ریل سٹیشن پر رکھی اور شانی مانی ریل گاڑی سے اترے وہاں پر لوگوں سے شانی نے خط کا ایڈریس معلوم کیا تو لوگوں نے کہا یہ والا گاوں دو گاوں کے بعد آتا ہے اور راستہ کافی مشکل اور کچہ ہے وہاں گاڑی نہیں جا سکتی البتہ دو گاوں جو ہے وہاں تانگے پر سفر ہو سکتا ہے اور اسکے بعد پیدل ہی سفر کرنا ہے وہاں یہ سرکاری عمارت ہے

شانی مانی جلد تانگے پر بیٹھ گئے اور روانہ ہوئے تانگہ چلانے والا بابا بوڑھا تھا اور تقریبا 80 سال سے اوپر کا تھا اس نے کہا شہری بابو یہاں کیسے آنا ہوا ؟ یہ تو کافی پرانے علاقے ہیں اور یہاں کوئی پوسٹنگ پر نہیں آتا

مانی نے کہا کیوں بابا جی لوگ کیوں نہیں اتے؟

تو بابا جی نے کہا جہاں بابو جی کی ڈیوٹی لگی ہے اس سے آگے ایک خوفناک گاوں ہے اور وہاں سے کوئی نہیں گزر سکتا یا تو صبح اسکی لاش ملتی ہے یا پاگل ہو جاتا ہے

مانی یہ سن کر ڈر گیا

شانی بولا بابا جی کیا واقعی یہ سچ ہے ؟

بابا جی نے کہا جی ہاں بابو جی یہی سچ ہے

ایک گاوں گزر گیا اب وہ خوفناک گاوں کے راستے پر تھے بابا جی نے کہا میں آگے نہیں جاؤنگا اب تم لوگ جاو شانی مانی تانگے سے اترے اور وہاں اندھیرے میں مقامی ایک بندے سے منت سماجت کی کہ ہمارے ساتھ چلو اور ڈبل پیسے دونگا وہ جوان راضی ہو گیا اور یوں تینوں پیدل سفر پر روانہ ہوئے

اس آدمی نے کہا بابو جی میرا نام شیر دل خان ہے اور یہ علاقہ جہاں واقع ہے اس سے پہلے

ایک ممنوعہ جنگل ہے یہاں کوئی آتا جاتا نہیں کیونکہ یہاں کی تاریک گہرائیوں میں بسا ہوا ایک پراسرار گاؤں ہے جس نے اس پار آنے والے تمام لوگوں کو ڈرایا ہوا ہیں یہ سن کر مانی کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسی سے دوڑ گئی ڈر کے مارے۔یہ گاؤں خوف کی طویل بھولی ہوئی کہانیوں اور مافوق الفطرت واقعات کی سرگوشیوں والی داستانوں سے گھرا ہوا ہے بابو جی۔

شام ڈھلتے ہی زمین پر ایک خوفناک دھند چھا گئی گاؤں کی گلیوں میں انجانے پتھریلے راستوں میں ڈر اور خوف کا سماں تھا ایک منحوس سایہ گاوں پر نظر ڈالنے لگا۔یہ گاؤں خستہ حال مکانات اور ٹوٹی کھڑکیوں کے ساتھ وقت کے ساتھ منجمد دکھائی دے رہا تھا جو ایک پریشان کن ماضی کی جھلک دے رہا تھا۔کہ اچانک دور سے چیخنے کی آوازیں ائی یہ خاموشی صرف دور دراز کے بھیڑیے کی چیخنے سے ٹوٹی تھی۔

بابو جی پرانے بزرگوں نے بتایا ہے کہ اس گاؤں پر لعنت کی گئی تھی اس لئے اب یہ گاوں منحوس بن چکا ہے اس کے باشندے ایک ابدی ڈراؤنے خواب میں پھنسے ہوئے ہیں۔کچھ لوگوں کا کہنا تھا کہ ظالم روحیں ماضی کی غلطیوں کا بدلہ لینے کے لیے سڑکوں پر گھومتی ہیں۔جبکہ کئی اور دوسرے لوگوں نے جادو ٹونے اور مکروفریب کے بارے میں بتایا کہ یہاں کالے جادو والی کالی قوتوں کا سایہ ہے جس نے تاریک قوتوں کے غضب کو جنم دیا ہیں۔

شانی کے

تجسس میں مزید اضافہ ہو گیا اور مانی کے ریڑھ کی ہڈی میں ایک جھنجھوڑنے والے خوف نے انگڑائی لی بابو جی یہاں گاوں کے کچھ بہادر نوجوان تھے جو اس منحوس گاوں کے رازوں سے پردہ اٹھانے پر مجبور تھے۔لیکن وہ جتنا آگے بڑھتے گئے، اتنا ہی زیادہ دہشت ان کے دلوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی۔معصوم متلاشی اسرار کے جال میں الجھ گئے اور کئی جوان تو مر گئے اور کئی پاگل ہو گئے افسوس

چند دیہاتی بہادر جنہوں نے اس بھوت بھرے مقام پر رہنے کی ہمت کی تھی وہ اپنی زندگیوں کو مافوق الفطرت کے ساتھ جڑے ہوئے خوف میں آج کل رہ رہے ہیں شانی کو دیواروں پر کچھ نظر آیا

دیواروں پر سائے بظاہر زندہ دکھائی دے رہے تھے جیسے وہی سائے ہواؤں میں ان کی ہر حرکت کا مذاق اڑاتے ہوئے سرگوشیاں کر رہی ہو۔۔

اچانک انکو ایک گھر نظر آیا جو کہ

خاص طور پر گاؤں کے بیچ میں اکیلا بنا ہوا تھا ایک زبردست پرانا ڈھانچہ جیسے کوئی پرانا کھنڈر ہو جو کبھی اس گاؤں کا شاندار گھر ہو گا بابو جی لوگ کہتے ہیں کہ یہ گھر ایک بزرگ کا تھا اور اس بزرگ عامل نے علم حرام کے حصول میں تاریک روحوں سے معاہدے کیے اور ناقابل بیان مخلوق کو طلب کیا۔جبکہ کئی احمقوں نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ انہوں نے ان ٹوٹی ہوئی کھڑکیوں سے موم بتی کی روشنی میں اس طرح دیکھا ہے جیسے بزرگ وہاں چہل قدمی کر رہے ہو اور اس بزرگ عامل کی موجودگی ابھی تک اندر ہی موجود ہے۔

گاؤں کے آس پاس کی زمین اور پورا ماحول اپنے اندر کے اندھیرے کی عکس بندی کر رہی تھی۔مڑے ہوئے درختوں کی شاخوں کے ساتھ کوئی سکون یا اطمینان محسوس نہیں ہو رہا تھا۔مایوسی کے وسوسے ہوا کے ساتھ اڑ رہے تھےاور ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھی ڈر کا سماں تھا کہ جس سے سخت ترین روحیں بھی کانپ اٹھتی تھیں۔قدیم قبرستان کے ڈھلنے والے قبروں کے پتھروں اور کتبوں نے بے چین روحوں اور ممنوعہ رسومات کے خوفناک نظاروں کو جیسے خود دیکھا ہو۔

پھر بھی خوف اور مایوسی کے درمیان امید کی ایک جھلک باقی تھی۔کیونکہ شانی اور اس جیسے بہادر لوگ تھے جو یقین رکھتے تھے کہ گاؤں کی اس نحوست کو ختم کرنے اور کالی طاقتوں کے گہرائیوں میں چھپی اس لعنت کو توڑنے اور اس گاوں اور اس کے باشندوں دونوں کو اندھیرے کے چنگل سے آزاد کرنے کے لئے روشنی کی امید موجود ہے۔مگر ابھی یہ تین بہادر

چند جوان اپنے گہرے خوف کا سامنا کرتے ہوئے اور گاؤں کے اس گھمبیر اور خفیہ رازوں سے پردہ اٹھاتے ہوئے ایک خوفناک راستے پر چل پڑے۔

یہی تین جوان جرات مند نکلے

جو نامعلوم طاقتوں کا مقابلہ کرنے کے لیے حقیقی معنوں میں تیار تھے، گاؤں پر چھائے ہوئے سائے کا پردہ اٹھانے کا موقع آج ان کو قسمت سے ملا تھا تو پیارے بچوں آپکے خیال میں کیا وہ اس بدمعاشی کو ختم کرنے کی کوشش میں کامیاب ہو جائیں گے جس نے گاؤں کو اس ڈر اور خوف کی صورتحال سے دوچار کیا تھا یا وہ بھی اس روحوں کی ناقابل معافی گرفت کا شکار ہو جائیں گے؟

بالآخر گاوں کا سفر ختم ہوا اور شانی کو سامنے ایک سرکاری عمارت نظر آئی جہاں چوکیدار کھڑا تھا اور شانی کو دیکھ کر سلوٹ مارا اور سامان کمرے میں لے گیا شانی نے اپنے ساتھ آنے والے بہادر جوان شیر دل خان کو روک لیا کہ رات یہی گزارو کل چلے جانا اسی طرح تینوں بہادر سو گئے اور صبح شانی نے قریبی مسجد کے امام سے رابطہ کیا اور گاوں کے بزرگ لوگوں کو

لے جا کر اس خوفناک جگہ پر قرآن خوانی کروائی اور راستوں سے تمام رکاوٹیں ہٹائیں اور وہاں کے ویران مسجدوں کی صفائی کروائی اور سب مسجدوں میں اذانیں دی گئی اور پورا گاوں اللہ اکبر اللہ اکبر کے نام سے گونج اٹھا اور قرآن کی مسلسل تلاوت سے اس گاوں میں سکون اور اطمینان لوٹ آیا وہاں چرند پرند اور جانور لوٹ آئے اور وہاں سے ہجرت کرنے والے لوگ بھی پھر سے آکر آباد ہونے لگے

اسی طرح شانی کی دانائی اور سمجھ بوجھ نے اس علاقے کے مسائل کا خاتمہ کیا